ادبیات

مولانا محمد تقی عثمانی مدیر البلاغ کراچی

اے وادیٔ کشمیر

پچھلے دنوں محب محترم مولانا محمد تقی عثمانی مدیر ماہنامہ البلاغ معہ برادرِ مکرم مولانا محمد رفیع عثمانی اکوڑہ خٹک تشریف لائے دو تین دن پر لطف محفلیں رہیں۔ ان مجالس کی یادگار یہ ایک نظم ہے۔ اس نظم سے شاعر نے چاندنی رات میں دریائے لنڈا (دریائے کابل) کی سیر کرتے ہوئے کشتی میں احبابِ مجلس کو محظوظ کیا۔ دریائے لنڈا اکوڑہ خٹک کی آبادی سے متصل دریا ہے۔ سامنے اُس پار وہ گھاٹی ہے جس کو طے کر کے شاہ اسماعیل شہیدؒ اور سید شہیدؒ کے دیگر رفقاء نے دریا کو عبور کیا اور رات کو وقت اکوڑہ خٹک میں سکھوں کے کیمپ پر شب خون مارا۔ اس ماحول نے اشعار میں لطف و تاثیر کی ایک عجیب شان پیدا کر دی تھی پڑھنے والا خود بھی سراپا سوز بنا ہوا تھا اور سننے والے بھی اپنے آپ کو ڈیڑھ صدی قبل یہاں کی اس تاریخی رات میں محسوس کر رہے تھے جسے سید شہیدؒ نے لیلۃ الفرقان قرار دیا تھا۔
مولانا محمد تقی عثمانی سے معذرت کرتے ہوئے الحق غالباً پہلی بار انہیں بحیثیت ایک قادر الکلام شاعر کے متعارف کرا رہا ہے۔ —(س)—

★

تو حسن کا پیکر ہے تو رعنائی کی تصویر
مخمور بہاروں کے حسیں خواب کی تعبیر
رخشاں ہے ترے ماتھے پہ آزادی کی تنویر

اے وادیٔ کشمیر! اے وادیٔ کشمیر!

ہر لمحہ مچلتی ہیں ترے من میں بہاریں
مخمانہ ور آغوش درختوں کی قطاریں
چشموں کے ترانے ہیں کہ ساون کی ملہاریں

ندیوں میں تری نغمۂ آزادی کی تفسیر

کیوں تیری فضاؤں پہ اداسی کے نشاں ہیں ؟
چشمے ترے کیوں نالہ کش و نوحہ کناں ہیں ؟
نکھرے ہوئے گلزار بھی کیوں محو فغاں ہیں ؟
کہسار ترے کیوں ہیں جگر بستہ و دلگیر
اے وادیٔ کشمیر ! اے وادیٔ کشمیر !

شاید تجھے مسلم کی وفاؤں سے گلہ ہے
فریاد تری سچ ہے، ترا شکوہ بجا ہے
لیکن مرے محبوب وہ وقت آن لگا ہے
گونجے گا فضاؤں میں جب اک نعرۂ تکبیر
اے وادیٔ کشمیر ! اے وادیٔ کشمیر !

مانا کہ دلوں میں وہ تب و تاب نہیں ہے
مانا مری تلوار میں وہ آب نہیں ہے
اب عزمِ مسلماں وہ سیلاب نہیں ہے
گردش میں ہے برسوں سے مری قوم کی تقدیر
اے وادیٔ کشمیر ! اے وادیٔ کشمیر !

مانا تری مٹی پہ بہت خون بہا ہے
تو نے غم و آلامِ غلامی کو سہا ہے
لیکن مرے ہمدم ! مرا دل بول رہا ہے
ہمت کی حرارت سے پگھل جائے گی زنجیر
اے وادیٔ کشمیر ! اے وادیٔ کشمیر !

تکبیر کا نعرہ تری عصمت کا امیں ہے
چھٹنے کو ہے تاریکیٔ غم مجھ کو یقیں ہے
کیا ظلمتِ شب صبح کی تمہید نہیں ہے
کیا خونِ شفق رنگ نہیں مژدۂ تنویر
اے وادیٔ کشمیر ! اے وادیٔ کشمیر !

اب وقت ہے سینوں میں عزائم کو جگا لیں
ہم جام و سبو توڑ کے تلوار اٹھا لیں
ہر راہِ گلستاں کو کمیں گاہ بنا لیں

کمزور ہے لیکن ابھی ٹوٹی نہیں شمشیر!
اے وادیٔ کشمیر! اے وادیٔ کشمیر!

ہیں یاد ابھی خالدؓ و طارقؒ کے فسانے
کچھ دور نہیں احمدؒ و ٹیپوؒ کے زمانے
اٹھو کہ چلیں ظلم کو دنیا سے مٹانے

پھر زندہ کریں دہر میں یہ اسوۂ شبّیر
اے وادیٔ کشمیر! اے وادیٔ کشمیر!

ہم کو ترے شاداب نظاروں کی قسم ہے
جہلم کے دل آویز کناروں کی قسم ہے
پھولوں کی، درختوں کی، چناروں کی قسم ہے

کاٹیں گے ترے پاؤں سے ہر ظلم کی زنجیر!
اے وادیٔ کشمیر! اے وادیٔ کشمیر!

سر خدمتِ توحید پہ کٹوا کے رہیں گے
ہم کفر کے طوفان سے ٹکرا کے رہیں گے
طاغوت کے ایوان کو اب ڈھا کے رہیں گے

پیوندِ زمیں ہوگی ہر اک کفر کی تعمیر
اے وادیٔ کشمیر! اے وادیٔ کشمیر!

اک غلغلۂ نعرۂ تکبیر اٹھا کر
یہ برقِ تپاں خرمنِ باطل پہ گرا کر
توپوں کے برستے ہوئے شعلوں میں نہا کر

ہم خون سے لکھیں گے تری آزادی کی تحریر
اے وادیٔ کشمیر! اے وادیٔ کشمیر!